36800- نذرمانی کہ اگر خاوند کے اختلافات ختم ہو گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے جمعرات کا روزہ رکھے گی

سوال

ایک عورت اوراس کے خاوند کے مابین اختلافات پیدا ہو گئے، تو اس عورت نے نذرمانی کہ جب بغیر طلاق کے اختلافات ختم ہو گئے تو وہ ساری عمر جمعرات کا روزہ رکھے گی، اختلافات ختم ہو گئے اوراس نے جمعرات کا روزہ رکھنا شروع کر دیا، اللہ کی قدرت کہ وہ سب عورت کے میکے گئے تو وہی اختلافات دوبارہ پیدا ہو گئے، اور خاوند نے غصہ اورجوش کی حالت میں اسی لحظہ طلاق دے دی، عورت جمعرات کا روزہ رکھتی رہی، اور کچھ مدت بعد ان کی صلح ہو گئی اوراختلافات مکمل طور پر ختم ہو گئے.

کیا اسے پوری عمر جمعرات کا روزہ رکھنا لازم ہے، یہ علم میں رہے کہ ایک اورنذر پورکرنے کے لیے وہ ساری عمر سوموار کا روزہ رکھ رہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام اسے
نذر معلق کا نام دیتے ہیں، اوروہ یہ کہ نذر کو کسی معین چیز کے حصول پر معلق کیا
جائے، اوراس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی نذرمانی گئی چیزاطاعت والا فعل ہو تو اس کے
حصول کی صورت میں نذر پوری کرنا واجب اور ضروری ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی نذر
مانی تو وہ اس کی اطاعت کرے، اورجس نے اللہ تعالی کی معصیت کی نذرمانی تو وہ اس
کی معصیت ونافرمانی نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نیکی
اوراطاعت کی نذر کے بارہ میں کہتے ہیں :

(یہ تین قسم کی ہے :

پہلی قسم : کسی نعمت کے حصول یا پھر
کسی مشکل اور تکلیف کے دور ہونے کے بدلے میں اطاعت وفرمانبرداری کی نذرماننا :
مثلا کوئی یہ کہے : اگر اللہ تعالی نے مجھے شفا دی تو میرے ذمہ ایک ماہ کے روزے، تو

جس چیز کی شرع میں اصلاوجوب کی دلیل ملتی ہواس میں اطاعت کرنالازم ہوگی مثلا
روزے ، نماز، صدقہ، اورحج، اہل علم کا اجماع ہے کہ اس نذر کو پورا کرنالازمی ہے
(....

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (
(622/13.

اوراس نذرمیں معلق شرط خاونداور
بیوی کے مابین بغیر طلاق کے اختلافات کا خاتمہ تھی.

اوراس سوال کرنے والی عورت کا قصہ
دومعاملوں سے خالی نہیں ہے :

یا تواس کا مقصد نذر کے وقت معین
اختلاف بغیر طلاق کے ختم ہونا تھا، تواس حالت میں شرط کے حصول کی بنا پر نذر پوری
کرنی واجب ہے، کیونکہ ان کا اختلاف بغیر طلاق کے ختم ہوگیا تھا، اوراس کے بعد
طلاق اس پراثرانداز نہیں ہوگی، کیونکہ ہوسکتا ہے اس وقت اور کوئی اختلاف ہوگیا
ہو.

اوریا پھر عورت کا مقصد یہ تھا کہ
وہ اختلاف جوکسی معین سبب کی بنا پران میں پیدا ہوا ہے وہ مکمل طور پر ختم ہوجائے،
وہ اس طرح کہ اختلاف دوبارہ نہ ہو، تواس حالت میں اس پر روزے لازم نہیں کیونکہ شرط
حاصل نہیں ہوئی، کیونکہ اختلاف دوبارہ پیدا ہوگئے، اوراس کے باعث طلاق بھی ہوگئی.

اور لگتا ہے کہ سوال میں جو عبارت (
اللہ تعالی کی قدرت کہ وہی اختلافات دوبارہ پیدا ہوگئے) اسی کی طرف اشارہ کررہی
ہے.

توعورت کوچاہیے وہ اپنا مقصود
محدود کرے اورپھر اس پر جوشرعا لازم آتا ہے اس پر عمل کرے.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نذر اصلا
مکروہ ہے کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اورفرمایا :

"یہ کسی چیز کو دور نہیں کرتی بلکہ
یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1639)

مازری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

احتمال ہے کہ نہی کا سبب یہ ہو کہ
نذر اس کے لیے لازم ہو جاتی ہے، تو وہ اسے بغیر چستی کے تکلف کے ساتھ پورا کرتا ہے،
اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس نہی کا سبب یہ ہو کہ نذر کی بنا پر وہ اس عمل کو اس
مطلوبہ عمل کے معاوضہ کے طور پر سر انجام دیتا ہے، تو اس بنا پر اس کا اجر کم ہو
جاتا ہے.

اور عبادت کی شان تو یہ ہے کہ وہ تو
محض اللہ تعالی کے لیے ہوتی ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اور احتمال ہے
کہ نذر کی نہی اس وجہ سے ہو کہ بعض جاہل قسم کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نذر تقدیر
کو پلٹ دیتی ہے، اور مقدر میں لکھی ہوئی چیز کو روک دیتی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس خوف سے منع کر دیا کہ کہیں جاہل اس کا اعتقاد نہ رکھ لے، اور حدیث
کا سیاق بھی اس کی تائید کرتا ہے. واللہ تعالی اعلم. اھ

ماخوذ از : شرح مسلم للنووی.

لہذا مومن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی منع کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی اطاعت
و فرمانبرداری کرنا چاہتا ہے وہ بغیر کسی نذر کے ہی اطاعت و فرمانبرداری کرے.

واللہ اعلم.